

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ ”منذر“ وہی ہے کہ جس کے بارے میں امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا ہے: ”وہ ادھر ادھر اپنے بازوؤں کو بہت دیکھتا ہے اور اپنی دونوں چادروں میں غرور سے جھومتا ہوا چلتا ہے اور اپنی جوتی کے تسموں پر پھونک مارتا رہتا ہے (کہ کہیں اس پر گرد نہ جم جائے)۔“

--☆☆--

مکتوب (۷۲)

عبداللہ ابن عباس رحمہ اللہ کے نام

تم اپنی زندگی کی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے اور نہ اس چیز کو حاصل کر سکتے ہو جو تمہارے مقدر میں نہیں ہے۔

اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ زمانہ دونوں پر تقسیم ہے: ایک دن تمہارے موافق اور ایک دن تمہارا مخالف۔ اور دنیا مملکتوں کے انقلاب و انتقال کا گھر ہے۔ اس میں جو چیز تمہارے فائدہ کی ہوگی وہ تمہاری کمزوری و ناتوانی کے باوجود پہنچ کر رہے گی اور جو چیز تمہارے نقصان کی ہوگی اسے تم قوت و طاقت سے بھی نہیں ہٹا سکتے۔

--☆☆--

مکتوب (۷۳)

معاویہ کے نام

میں تم سے سوال و جواب کے تبادلہ اور تمہارے خطوں کو توجہ کے ساتھ سننے میں اپنے طریقہ کار کی کمزوری اور اپنی سمجھ کی غلطی کا احساس کر رہا ہوں، اور تم اپنی جو خواہشوں کے منوانے کے مجھ سے درپے ہوتے ہو اور مجھ سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہو تو ایسے ہو گئے ہو جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا خواب دیکھ رہا ہو اور بعد میں اس کے خواب بے حقیقت ثابت ہوں، یا جیسے کوئی حیرت زدہ منہ اٹھائے کھڑا ہو کہ نہ اس کیلئے رفتن ہونہ پائے ماندن اور اسے کچھ خبر نہ

وَ الْمُنْذِرُ هَذَا هُوَ الَّذِي قَالَ فِيهِ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ لَنظَارٌ
فِي عِظْفَيْهِ، مُخْتَالٌ فِي بُرْدَيْهِ،
تَفَالٌ فِي شِرَاكَيْهِ.

-----☆☆-----

(۷۲) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِسَابِقِ أَجْلِكَ، وَ
لَا مَرَزُوقٍ مَّا لَيْسَ لَكَ.

وَ اعْلَمْ بِأَنَّ الدَّهْرَ يَوْمَانِ: يَوْمٌ
لَكَ، وَ يَوْمٌ عَلَيْكَ، وَ أَنَّ الدُّنْيَا
دَارُ دَوْلٍ، فَمَا كَانَ مِنْهَا لَكَ أَتَاكَ
عَلَى ضَعْفِكَ، وَ مَا كَانَ مِنْهَا عَلَيْكَ
لَمْ تَدْفَعْهُ بِقُوَّتِكَ.

-----☆☆-----

(۷۳) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى مُعَاوِيَةَ

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي عَلَى التَّرَدُّدِ فِي
جَوَابِكَ، وَ الْإِسْتِئْجَابِ إِلَى كِتَابِكَ،
لَمْ يَهْنُ رَأْيِي، وَ مُحْطِيٌّ فِرَاسَتِي، وَ
وَ إِنَّكَ إِذْ تُحَاوِلُنِي الْأُمُورَ، وَ
تُرَاجِعُنِي السُّطُورَ، كَأَلَمْ تُسْتَقْبَلِ
النَّائِمِ تَكْذِبُهُ أَحْلَامُهُ، أَوْ
الْمُتَحَيِّرِ الْقَائِمِ يَبْهَظُهُ

ہو کہ سامنے آنے والی چیز اسے فائدہ دے گی یا نقصان پہنچائے گی۔ ایسا نہیں کہ تم بالکل ہی یہ شخص ہو، بلکہ وہ تمہارے مانند ہے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کسی حد تک طرح دینا میں مناسب نہ سمجھتا ہوتا تو میری طرف سے ایسی تباہیوں کا تمہیں سامنا کرنا پڑتا جو ہڈیوں کو توڑ دیتیں اور جسم پر گوشت کا نام نہ چھوڑتیں۔ اس بات کو خوب سمجھ لو کہ شیطان نے تمہیں ایسے کاموں کی طرف رجوع ہونے اور نصیحت کی باتیں سننے سے روک دیا ہے۔ سلام اس پر جو سلام کے قابل ہے۔

--☆☆--

نوشتہ (۷۴)

جو حضرت نے قبیلہ ربیعہ اور اہل یمن کے مابین بطور معاہدہ تحریر فرمایا۔ (اسے ہشام ابن سائب کلبی کی تحریر سے نقل کیا گیا ہے)۔ یہ ہے وہ عہد جس پر اہل یمن نے، وہ شہری ہوں یا دیہاتی اور قبیلہ ربیعہ نے، وہ شہر میں آباد ہوں یا بادیه نشین اتفاق کیا ہے کہ وہ سب کے سب کتاب اللہ پر ثابت قدم رہیں گے، اسی کی طرف دعوت دیں گے، اسی کے ساتھ حکم دیں گے، اور جو اس کی طرف دعوت دے گا اور اس کی رو سے حکم دے گا اس کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ نہ اس کے عوض کوئی فائدہ چاہیں گے اور نہ اس کے کسی بدل پر راضی ہوں گے، اور جو کتاب اللہ کے خلاف چلے گا اور اسے چھوڑ دے گا اس کے مقابلہ میں متحد ہو کر ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں گے، ان کی آواز ایک ہوگی اور وہ کسی سرزنش کرنے والے کی سرزنش کی وجہ سے، کسی غصہ کرنے والے کی وجہ سے، اور ایک جماعت کے دوسرے جماعت کو گالی دینے سے اس عہد کو نہیں توڑیں گے، بلکہ حاضر یا غیر حاضر، کم عقل، عالم، بردبار، جاہل،

لَا يَدْرِي آلَهُ مَا يَأْتِي أَمْرٌ عَلَيْهِ؟ وَ لَسْتَ بِهِ غَيْرَ آتِهِ بِكَ شَيْبِهِ.
وَ أَقْسَمُ بِاللَّهِ! إِنَّهُ لَوْ لَا بَعْضُ الْإِسْتِبْقَاءِ لَوْصَلْتَ إِلَيْكَ مِنْنِي قَوَارِعُ، تَفْرَعُ الْعِظْمَ، وَ تَهْلِسُ اللَّحْمَ.
وَ أَعْلَمُ أَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ ثَبَّتَكَ عَنْ أَنْ تُرَاجِعَ أَحْسَنَ أُمُورِكَ، وَ تَأْذَنَ لِبِقَالِ نَصِيحَتِكَ، وَ السَّلَامُ لِأَهْلِهِ.

-----☆☆-----

(۷۴) وَمِنْ حَلْفِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كَتَبَهُ بَيْنَ رَيْبِعَةَ وَ الْيَمَنِ، وَ نُقِلَ مِنْ حَظِّ هِشَامِ بْنِ الْكَلْبِيِّ:
هَذَا مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ، حَاضِرَهَا وَ بَادِيَهَا، وَ رَيْبِعَةَ، حَاضِرَهَا وَ بَادِيَهَا، أَنَّهُمْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ يَدْعُونَ إِلَيْهِ، وَ يَأْمُرُونَ بِهِ، وَ يُجِيبُونَ مَنْ دَعَا إِلَيْهِ وَ أَمَرَ بِهِ، لَا يَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا، وَ لَا يَرْضُونَ بِهِ بَدَلًا، وَ أَنَّهُمْ يَدُّ وَاحِدَةً عَلَى مَنْ خَالَفَ ذَلِكَ وَ تَرَكَهُ، أَنْصَارًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، دَعْوَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، لَا يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ لِمَعْتَبَةِ عَاتِبٍ، وَ لَا لِيغْضِبِ غَاضِبٍ، وَ لَا لِاسْتِدْلَالِ قَوْمٍ قَوْمًا، وَ لَا لِمَسَبَّةِ قَوْمٍ قَوْمًا، عَلَى ذَلِكَ شَاهِدُهُمْ وَ غَائِبُهُمْ، سَفِيهِهِمْ وَ عَالِيهِمْ، وَ حَالِيهِمْ وَ